سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

بیگ راج سنگھ

بنام

ریاست یو۔ پی اور دیگران

18 /دسمبر، 2002

[آر۔سی۔لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز]

مشق اور طریقہ کار؛ راحت کا حق:

ریاستی حکومت کی طرف سے ریت کی کان کنی کے پٹہ کے لیے جاری کردہ جی او۔ پٹے کی مدت تین سے پانچ سال۔ ابتدائی طور پر ایک سال کے لیے پٹہ دار کے حق میں دیا گیا پٹہ۔کلکٹر نے پٹہ میں مزید 2 سال کی توسیع کا حکم جاری کیا۔نظر ثانی پر۔ریاستی حکومت نے فیصلہ دیا کہ کان کنی کے حقوق کی نیلامی کر کے زیادہ محصول حاصل کرنے کا امکان ہے، اس طرح کلکٹر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے۔رٹ کارروائی میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ریاستی حکومت توسیع کے حکم میں مداخلت کرنے میں جائز نہیں تھی کیونکہ ابتدائی پٹہ 3 سال کے لیے ہونی چاہیے تھی لیکن اس بنیاد پر کسی بھی راحت سے انکار کیا کہ مجوزہ نیلامی مفادِ عامہ میں ہوگی اور 3 سال کی مدت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔ اپیل پر، منعقد ہوا: راحت کے حق کا فیصلہ اس تاریخ کو کیا جانا چاہیے تھا جس پر درخواست گزار نے کارروائی شروع کی تھی۔ تاہم، غیر معمولی حالات میں بعد کے/ مداخلت کے واقعات کی وجہ سے، راحت کو مساوات میں انکار کیا جا سکتا تھا لیکن اسے صرف کارروائی میں ضائع ہونے والے وقت کی وجہ سے انکار نہیں کیا جانا چاہیے۔ کرایہ دار کو پٹہ کی بقیہ مدت کے لیے کان چلانے کی منظوری۔ ہدایت جاری کی گئی۔

ریاست اتر پردیش نے جمنا ریور بیڈ کے کان کنی کے حقوق کو 3 سال سے 5 سال کی مدت کے لیے پٹہ پر دینے کے لیے جی او جاری کیا۔اپیل کنندہ کو اس طرح کے علاقے کی کان کنی کے لیے پٹہ دی گئی تھی، ابتدائی طور پر ایک سال کی مدت کے لیے جسے کلکٹر نے مزید 2 سال کی مدت کے لیے بڑھا دیا تھا۔اپیل کنندہ کے ایک مدمقابل نے ایک نظر ثانی ٹائل کیا۔ریاستی حکومت نے اس بنیاد پر نظر ثانی کی منظوری دی کہ حکومت نے مفادِ عامہ میں کان کنی کے حقوق کی نیلامی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سے زیادہ آمدنی حاصل ہونے کا امکان ہے۔اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ نے اسے مسترد کر دیا لیکن رائے دی کہ اپیل گزار کے حق میں کان کنی کے حقوق میں توسیع جائز ہے،تاہم،اس راحت کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ کان کنی کے حقوق کی نیلامی مفادِ عامہ میں ہوگی اور پٹہ 3 سال کی مدت ختم ہوگئی۔لہذا یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ اپیل کنندہ نے کان کنی کے علاقے پر بہت زیادہ خرچ کیا ہے، ریاستی حکومت کی حکمت عملی کے مطابق، وہ قانونی طور پر 3 سال تک کان چلانے کا حقدار ہے، ریاستی حکومت کسی تیسرے فریق کے کہنے پر کان کنی کے حقوق میں توسیع کے لیے کلکٹر کے حکم میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا؛ اور یہ کہ اس نتیجے کے باوجود کہ ریاستی حکومت کان کنی کے حقوق میں توسیع کے لیے کلکٹر کے حکم کو کالعدم قرار دینے میں بلا جواز تھی، اپیل کنندہ کو عدالت عالیہ نے راحت دینے سے انکار کر دیا۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، عدالت۔

فیصلہ 1.1.: قانونی چارہ جوئی کا عام قاعدہ یہ ہے کہ فریقین کے حقوق قانونی چارہ جوئی کے آغاز کی تاریخ پر واضح ہو جاتے ہیں اور راحت کے حق کا فیصلہ اس تاریخ کے حوالے سے کیا جانا چاہیے جس پر درخواست گزار عدالت کے پورٹل میں داخل ہوا تھا۔درخواست گزار، اگرچہ قانون میں راحت کا حقدار ہے، پھر بھی بعد کے یا مداخلت کے واقعات کی وجہ سے مساوات میں راحت سے انکار کیا جا سکتا ہے۔جس راحت کا درخواست گزار حقدار ہے اسے وقت گزرنے کے ساتھ بے کار کر دیا گیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ وہ قانون میں تبدیلی کے ذریعے دی جانے کے قابل نہ ہو۔ایسے دیگر حالات بھی ہو سکتے ہیں جو درخواست گزار کو جواب دہندگان پر کوئی راحت دینے کو غیر مساوی بناتے ہیں کیونکہ فیصلے کی تاریخ پر مساوات کے خلاف عدم مساوات کا وزن کرنے پر درخواست گزار کے خلاف توازن جھکا ہوا ہے۔ہو سکتا ہے کہ تیسرے فریق کے مفادات پیدا کیے گئے ہوں یا

دعویدار کو راحت دینے کی اجازت دینے کے نتیجے میں درمیان میں ہونے والے واقعات کی وجہ سے ناجائز افزودگی ہوسکتی ہے۔بصورت دیگر راحت سے صرف عدالتی یا نیم عدالتی فورم میں قانونی کارروائی میں ضائع ہونے والے وقت کی وجہ سے اور درخواست گزار کی غلطی کے بغیر انکار نہیں کیا جاسکتا۔[534-بی-ای]

1.2۔ ایک درخواست گزار کو راحت کے حق کا حقدار پایا جانے کے بعد، عدالت ایک عام اصول کے طور پر کامیاب فریق کو اسی عہدے پر رکھنے کی کوشش کرے گی جس میں وہ ہوتا اگر اس کے خلاف غلط شکایت نہ کی جاتی۔فوری معاملہ ایسا ہی ہے۔حتمی فیصلے میں تاخیر کو کسی بھی طرح اپیل کنندہ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔[534-ای-ایف]

1.3۔صرف اس وجہ سے کہ ریاستی حکومت تھوڑی زیادہ آمدنی حاصل کر سکتی ہے جو ریاستی حکومت کی ذمہ داری کو نافذ نہ کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی جو اس نے اپنے حکمت عملی فیصلے کے مطابق کی ہے۔[534-جی]

1.4۔ اپیل کنندہ کو تین سال کی پوری مدت کے لیے کان چلانے کی منظوری ہوگی بشرطیکہ اس مدت کے لیے ایڈجسٹمنٹ ہو جس کے لیے وہ پہلے ہی کام کر چکا ہو۔اپیل کنندہ پٹہ شرائط کے مطابق رائلٹی ادا کرنے اور ریاستی حکومت کو دیگر ادائیگیاں کرنے کا جوابدہ رہے گا۔

[535-اے]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 8681۔

سی ایم ڈبلیو پی نمبر 18300 / 02 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 13.5.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم این راؤ، محترمہ تمیم ہاشمی، ایف آئی چودھری اور محترمہ پرومیلا۔

جواب دہندگان کے لیے ایل آر سنگھ کے لیے راکیش دویدی، اروند کمار شکلا، اشوک کے سریواستو، ایس ڈبلیو اے قادری، امیتیش کمار اور راہول سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس آر سی لاہوٹی۔اجازت دی گئی۔

ریاست اتر پردیش نے ایک حکمت عملی فیصلہ لیا جس کا ثبوت جی او نے مورخہ 25.5.1995 کو دریائے جمنا کے پٹہ معافی کے لیے دیا ہے جہاں ریت اور مورم کے ساتھ باجری بولڈر، ریٹا یا ان میں سے کوئی بھی مخلوط حالت میں پایا جاتا ہے۔حکمت عملی کے فیصلے میں ایسے علاقوں پر غور کیا گیا ہے جو مکمل طور پر نئے ہیں اور درخواست گزار نے خود 'پہلے آئیں پہلے پائیں' کی بنیاد پر پٹہ پر لیے ہوئے ہیں۔جیسا کہ جی او نے ڈائریکٹوریٹ آف جیولوجی اینڈ مائننگ کی رائے کی بنیاد پر فراہم کیا ہے، اس طرح کے پٹہ مدت عام طور پر تین سے پانچ سال کے درمیان ہوگی۔

اپیل کنندہ نے جی او میں موجود حکمت عملی فیصلے کے مطابق ریت کی کان کنی کے ایسے ہی ایک پٹہ کے لیے درخواست دی۔کلکٹر گوتم بدھ نگر نے اپیل کنندہ کو مذکورہ پٹہ دے دی۔یہ پٹہ 3 جون 1998 سے ایک سال کی مدت کے لیے مکمل کی گئی تھی۔پٹہ تاریخ انقضا ہونے سے پہلے، اپیل کنندہ نے مزید دو سال کی مدت کے لیے تجدید کی درخواست کی۔کلکٹر نے اس طرح کی توسیع کو 20.12.2000 کے حکم کے ذریعے منظور کیا؛ اس طرح کی تجدید کو منظور کرنے کے لیے بنیادی غور یہ تھا کہ پٹہ، جیسا کہ اصل میں انجام دیا گیا تھا، کم از کم تین سال کی مدت کے لیے ہونا چاہیے تھا جو نہیں کیا گیا تھا اور غلطی پٹہ ایک سال کی مدت کے لیے انجام دی گئی تھی، اپیل کنندہ دو سال کے لیے اس طرح کی توسیع کا حقدار تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقریبا اس وقت جب اپیل کنندہ کو دو سال کی توسیع کی اجازت دی گئی تھی، حکومت نے ریت کی کان کنی کے پٹہ نیلامی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔جواب دہندہ نمبر 3، اپیل کنندہ کے ایک مدمقابل امیدوار نے ریاستی حکومت کے سامنے ڈائی کلکٹر کے مورخہ 20.12.2000 کے حکم کے خلاف نظرثانی کو

ترجیح دی۔ توسیع کے حکم کی تاریخ سے ایک سال اور چار ماہ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد نظر ثانی دائر کی گئی تھی۔ ریاستی حکومت نے نظر ثانی دائر کرنے میں تاخیر کو اس بنیاد پر معاف کر دیا کہ نظر ثانی جواب دہندہ نمبر 3 کے علم کی تاریخ سے شمار کردہ حد کی مدت کے اندر دائر کی گئی تھی۔ لوکس اسٹینڈائی کے معاملے کا فیصلہ بھی جواب دہندہ نمبر 3 کے حق میں کیا گیا۔ ریاستی حکومت نے 22.4.2002 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے کلکٹر کے اس حکم کو خارج کر دیا جو بنیادی طور پر اس غور سے متاثر تھا کہ ریاستی حکومت نے کان کنی کے حقوق کی نیلامی کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ریاستی حکومت کو زیادہ محصول حاصل ہونے کا امکان ہے اور اس لیے نیلامی کا انعقاد کر کے کان کنی کے حقوق منتقل کرنا مفادِ عامہ میں تھا۔

اپیل کنندہ نے ریاستی حکومت کے حکم سے ناراضگی محسوس کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن کو ترجیح دی۔ 13.5.2002 کے حکم کے ذریعے، عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا ہے۔ اعتراض شدہ حکم کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ کی رائے میں اپیل کنندہ کو کان کنی کے حقوق میں دو سال کی توسیع دینے کا کلکٹر کا حکم جائز تھا اور ریاستی حکومت کلکٹر کے حکم میں مداخلت کرنے اور اسے کالعدم قرار دینے میں جائز نہیں تھی۔ عدالت عالیہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ابتدائی پٹہ تین سال کی مدت کے لیے ہونی چاہیے تھی جس صورت میں قانونی چارہ جوئی کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔ تاہم پھر بھی، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو اس بنیاد پر راحت دینے سے انکار کر دیا کہ نیلامی ریاستی حکومت کو زیادہ رائلٹی حاصل کر کے مفادِ عامہ کو کم کرے گی اور مزید اس وجہ سے کہ اصل گرانٹ کی تاریخ سے حساب شدہ تین سال کی مدت کسی بھی صورت میں ختم ہو چکی تھی اور اس لیے اپیل کنندہ کو کوئی راحت نہیں دی جا سکتی تھی۔ اپیل کنندہ نے یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے صرف یہ عرض کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کو ریاستی حکومت کی طرف سے بہت سخت سودا دیا گیا ہے اور اپیل کنندہ کے ساتھ کی گئی ناانصافی کو عدالت عالیہ چھڑانے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کان کنی کے نئے علاقے کی نشاندہی اور کھوج کی تھی اور کان کنی کے علاقے کو قابل رسائی بنانے کے لیے بہت زیادہ خرچ کیا تھا اور اس لیے اپیل کنندہ کی یہ جائز توقع تھی کہ وہ ریاستی حکومت کی اعلان کردہ حکمت عملی کے مطابق کم از کم تین سال کی مدت کے لیے کان کو چلانے کا حقدار ہوگا۔ ریاستی حکومت کو کلکٹر کے حکم میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی اور وہ بھی کسی تیسرے فریق کے کہنے پر- جواب دہندہ نمبر۔ 3

جب کوئی نیلامی نہیں کی گئی تھی اور جواب دہندہ نمبر 3 کے حق میں کوئی حق نہیں بنایا گیا تھا۔تین سال کی کل مدت کے لیے پٹہ گرانٹ یا تجدید کا معاملہ ریاستی حکومت کی حکمت عملی کے مطابق تھا اور یہ ریاست اور اپیل کنندہ کے درمیان کا معاملہ تھا۔آخر میں یہ پیش کیا گیا کہ اپیل کنندہ پورے وقت محنت سے اپنے حق کا احتجاج کر رہا ہے اور عدالت عالیہ تک قانونی کارروائی کرنے میں وقت ضائع کر رہا ہے جس میں ریاستی حکومت کے حکم کو چیلنج کرنے والی اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائی گئی عرضی جوابدہ قدر پائی گئی اور ریاستی حکومت کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا، اپیل کنندہ کو راحت سے انکار نہیں کیا جانا چاہیے تھا اور اسے اس مدت کے لیے کان چلانے کی منظوری دی جانی چاہیے تھی جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے کان کنی کا عمل تین سال کے وقت سے کم ہو گیا تھا۔

ہینگ نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے ساتھ ساتھ ریاست اور نجی جواب دہندہ کے معروف وکیل کو بھی سنا، ہم مطمئن ہیں کہ اپیل کی منظوری دی جانی چاہیے۔قانونی چارہ جوئی کا عام قاعدہ یہ ہے کہ فریقین کے حقوق قانونی چارہ جوئی کے آغاز کی تاریخ پر واضح ہو جاتے ہیں اور راحت کے حق کا فیصلہ اس تاریخ کے حوالے سے کیا جانا چاہیے جس پر درخواست گزار عدالت کے پورٹل میں داخل ہوا تھا۔ایک درخواست گزار، اگرچہ قانون میں ریلیف کا حقدار ہے، پھر بھی بعد میں یا مداخلت کے واقعات یعنی قانونی چارہ جوئی کے آغاز اور فیصلے کی تاریخ کے درمیان کے واقعات کی وجہ سے مساوات میں ریلیف سے انکار کیا جا سکتا ہے۔درخواست گزار کو جس راحت کا حقدار ٹھہرایا گیا ہے وہ وقت گزرنے کے ساتھ بے کار ہو سکتا ہے یا قانون میں تبدیلی کے ذریعے دی جانے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے۔ایسے دیگر حالات بھی ہو سکتے ہیں جو درخواست گزار کو جواب دہندگان پر کوئی راحت دینے کو غیر مساوی بناتے ہیں کیونکہ فیصلے کی تاریخ پر مساوات کے خلاف عدم مساوات کا وزن کرنے پر درخواست گزار کے خلاف توازن جھکا ہوا ہے۔ہو سکتا ہے کہ تیسرے فریق کے مفادات پیدا کیے گئے ہوں یا دعویدار کو راحت دینے کی اجازت دینے کے نتیجے میں درمیان میں ہونے والے واقعات کی وجہ سے ناجائز افزودگی ہو سکتی ہے۔بصورت دیگر راحت سے صرف عدالتی یا نیم عدالتی فورم میں قانونی کارروائی میں ضائع ہونے والے وقت کی وجہ سے اور درخواست گزار کی غلطی کے بغیر انکار نہیں کیا جا سکتا۔ایک مدعی یا درخواست گزار کو راحت کے حق کا حقدار پایا جانے کے بعد، عدالت ایک عام اصول کے طور پر کامیاب فریق کو اسی عہدے پر رکھنے کی کوشش کرے گی جس میں وہ ہوتا اگر اس کے خلاف غلط شکایت نہ کی جاتی۔موجودہ معاملہ ایسا ہی ہے۔حتمی فیصلے میں تاخیر کو کسی بھی طرح، اپیل کنندہ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔کوئی نیلامی نہیں

ہوئی ہے۔کوئی تیسری پارٹی کا مفاد پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ ریت کی کان اس مدت کے لیے غیر فعال رہی ہے جس کے لیے کام کرنے کی مدت تین سال سے کم ہے۔ ریاستی حکومت کی مداخلت کے حکم کی وجہ سے آپریشن روکنا پڑا جس کے تحت ریاست اتر پردیش کی طرف سے جاری کردہ جی او کے مطابق کان کنی کے پٹہ میں موجود شرائط کے مطابق یہ حکم غیر مستحکم پایا گیا ہے۔صرف اس وجہ سے کہ ریاستی حکومت تھوڑی زیادہ آمدنی حاصل کر سکتی ہے جو ریاستی حکومت کی ذمہ داری کو نافذ نہ کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی جو اس نے اپنے حکمت عملی فیصلے کے مطابق کی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اخراجات کے ساتھ اپیل کی منظوری ہے۔درخواست گزار کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کا متنازعہ حکم خارج کر دیا گیا ہے۔اس کے بجائے، یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اپیل کنندہ کو تین سال کی پوری مدت کے لیے کان چلانے کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ اس مدت کے لیے ایڈجسٹمنٹ ہو جس کے لیے وہ پہلے ہی کام کر چکا ہے۔اپیل کنندہ پٹہ شرائط کے مطابق رائلٹی ادا کرنے اور ریاستی حکومت کو دیگر ادائیگیاں کرنے کا جوابدہ رہے گا۔

ایس۔کے۔ایس۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document